مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ
جو استخارہ کرے گا وہ
نقصان نہ اٹھائے گا۔
استخارہ
حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
مؤلف
مفتی محمد راشد القادری

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مَاخَابَ مَنِ اسْتَخَارَ ترجمہ: جو استخارہ کرے گا وہ نقصان نہ اٹھائے گا۔

(المعجم الاوسط، ج ۶ ص ۳۶۵)

استخارہ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مؤلف
مفتی محمد راشد القادری

آزاد پبلشرز
۵۶، اُردو بازار کراچی
PH : 32631839,32620178
E-mail : azadpublishers@gmail.com

پنجتن پاک کی نسبت سے
پانچ عظیم روحانی محافل

درس قرآن، اللہ تعالیٰ کے عظیم ناموں کا ورد، دُرُودِ اکبر
قصیدۂ بردہ شریف، ختم قادریہ کے ساتھ عالمی روحانی شخصیت
حضرت علامہ مولانا **محمد بشیر فاروق قادری** سیلانی دامت برکاتہم العالیہ
کی رحمٰن عزوجل کے حضور اجتماعی دعائیں اور التجائیں

اوقات ومقاماتِ محافل

(۱) ہر جمعرات بعد نمازِ عشاء سیلانی مسجد

بمقام : ہیڈ آفس سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ بہادر آباد۔

(۲) ہر انگریزی مہینے کے پہلے اور تیسرے ہفتے کی شب عشاء کے فوراً بعد

بمقام : عیدگاہ مسجد جامع کلاتھ کراچی۔

(۳) ہر اتوار بعد نمازِ عصر تا مغرب: مسجد حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

بمقام : گلبہار (گولیمار) چورنگی، عقب PSO پٹرول پمپ، ناظم آباد نمبر ۲، کراچی۔

(۴) ہر انگریزی مہینے کے دوسرے ہفتے بعد نمازِ عشاء

بمقام : نوری مسجد علی آباد نزد حسین آباد کراچی۔

(۵) ہر انگریزی مہینہ کی آخری ہفتہ

بمقام : جامع مسجد لطیف آباد نمبر ۸، نزد باغ مصطفیٰ گراؤنڈ حیدر آباد۔

ہر محفل میں خواتین بھی باپردہ اپنے گھر کے افراد کے ساتھ شریک ہوں

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ''استخارہ'' منظرِ عام پر آچکی ہے۔

سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو استخارہ کرے گا وہ نقصان نہ اٹھائے گا، جو مشورہ کرے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا، جو درمیانی خرچ رکھے گا وہ فقیر نہ ہوگا۔ (الحدیث)

صاحبِ کتاب نے اپنی تحریر میں اس بات کو دلائل سے واضح کیا ہے کہ جب بندہ اللہ سے استخارہ کرتا ہے تو وہ اس کے (ہر کام میں) خیر فرماتا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ خیر کو تلاش کرنے کے لئے استخارہ کریں جیسا کہ حدیث مبارک میں فرمایا گیا۔ اور اس کتاب کے بعد استخارہ کرنا ہر سائل کے لئے آسان ہوگیا ہے کیونکہ اس میں استخارہ کی تعریف سے لے کر تمام احکامات بمع شرائط اور اَقسام کو ایک جگہ جمع کردیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اور ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور صاحبِ کتاب اور اس کو شائع کرنے والے کے علم، عمل، عمر اور رزق میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل تمام امت کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ آمین یَا ربَّ العٰلمین۔

العارض: محمد بشیر فاروق قادری
۲۰ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دوجہاں شاہِ کون ومکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

کتاب ---------- استخارہ

بفیضانِ نظر ---------- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف ---------- مفتی محمد راشد القادری سلمۂ الباری

کمپوزنگ ---------- سید سمیر حسین

ناشر ---------- آزاد پبلیشرز 56 اُردو بازار کراچی

فہرست

عرضِ مصنّف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نظرِ عنایت کے صدقے وطفیل یہ کتاب منظرِ عام پر آئی ہے۔

حضرت علامہ مولانا محمد بشیر فاروق قادری مدظلہ العالی کی صحبت میں آنے کے بعد میں نے ملاحظہ کیا کہ لوگوں کی ایک تعداد ہے جو استخارے کے لئے حضرت صاحب سے رابطہ کرتے ہیں، روزانہ تقریباً ایک ہزار (۱،۰۰۰) افراد اور ماہانہ تقریباً تیس ہزار (۳۰،۰۰۰) افراد استخارہ کی Calls، Emails اور Letters کے ذریعے لوگوں کے مسائل کو حل کیا جاتا ہے، اس میں لوگوں کو بسا اوقات دقت کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے لہٰذا حالات کے پیشِ نظر اور حضرت صاحب کی بفیضانِ نظر میری ایک سوچ بنی کہ استخارے کے موضوع پر الگ سے ایک رسالہ ہونا چاہیے، تاکہ جو Calls اور Mails نہیں کرسکتے وہ یہ کتاب خرید کر رکھ لیں اور خود استخارہ کرکے اپنے مسائل کو حل کرلیں۔

چونکہ دورِ حاضر میں استخارہ کی طرف ماشاء اللہ بہت رجحان بڑھ گیا ہے مگر المیہ یہ ہے کہ استخارہ خود کرنے کے بجائے دوسروں سے کروانے کو ترجیح دی جاتی ہے، جبکہ استخارہ خود کرنا سنّت ہے۔ اس لئے اس کتاب میں استخارہ کے کئی طریقے نقل کئے گئے ہیں، تاکہ جس کو جو طریقہ آسان لگے وہ اس پر عمل کرکے خود استخارہ کرنے کی سنت پر عمل کرے۔

الحمد للہ اس کتاب میں استخارہ کے لغوی معنیٰ، استخارہ کی حقیقت، استخارہ کی دیگر اقسام اور مختلف طریقوں کو بھی جمع کردیا گیا ہے۔

اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمین)

ابو رضا محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری عفی عنہ

استخارہ کا لغوی معنیٰ

لفظِ استخارہ خَیْرَۃ سے بنا ہے اور خَیْرَۃ کا معنیٰ ہے ایک شئے کو دوسری پر فضیلت دینا/ برتری دینا اور استخارہ کا مطلب ہے بھلائی وخیر طلب کرنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ بہتر کام اس کے حق میں پسند فرمائے۔ (المنجد، ص ۳۰۵)

فیروز اللغات میں ہے:

اصطلاحِ شرعِ اسلام میں کسی بات کے کرنے نہ کرنے میں ایک خاص طریق پر خدا تعالیٰ سے اشارہ چاہنا۔ (فیروز اللغات، ص ۹۳)

استخارہ کا حقیقی معنیٰ ومفہوم

حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

حَقِیْقَۃُ الْاِسْتِخَارَۃِ وَھِیَ اَنْ یَّطْلُبَ الْخَیْرَ مِنَ اللہِ فِی جَمِیْعِ اَمْرِہٖ

استخارہ کی حقیقت اللہ تعالیٰ سے تمام کاموں میں خیر طلب کرنا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج۵، ص ۲۳۲)

المعجم الوسیط میں ہے:

(اَلْاِسْتِخَارَۃُ) اِسْمٌ بِمَعْنٰی طَلَبُ الْخَیْرِ فِی الشَّیْءِ

استخارہ کسی شئے میں بھلائی طلب کرنے کا نام ہے۔

(المعجم الوسیط، ج ۱، ص ۲۶۴، طبع دار النشر، دار الدعوۃ)

مختار الصحاح میں لکھا ہے:

اَلْاِسْتِخَارَۃُ طَلَبُ الْخِیَرَۃِ یُقَالُ اِسْتَخِرِ اللہَ
یَخِرْ لَکَ وَخَیَّرَہٗ بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ

کسی شئے میں بھلائی طلب کرنا استخارہ کہلاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اللہ سے استخارہ کرو، وہ تمہارے لئے بہتری فرمائے گا اور دو چیزوں میں سے ایک کو منتخب فرما۔ (مختار الصحاح، ج ا ص ۱۹۶، مکتبۃ لبنان ناشرون بیروت)

لسان العرب میں ہے:

يُقَالُ اسْتَخِرِ اللّٰهَ يَخِرْ لك واللّٰه يَخِيرُ لِلْعَبْدِ اِذَا اسْتَخَارَهُ

کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرو وہ تیرے لئے بہتری فرمائے گا اور جب بندہ اللہ سے استخارہ کرتا ہے تو وہ اس کے (ہر کام میں) خیر فرماتا ہے۔

(لسان العرب، ج ۴ ص ۲۶۴)

استخارہ کی وضاحت

تمام حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ استخارہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے تمام کاموں میں خیر طلب کرنا ہے۔ تاکہ وہ اللہ ربّ العزّت سے مشورہ کر سکے کہ فلاں کام کرنا اس کے حق میں بہتر ہے یا نہیں۔ یا افضل کام کی تلاش کرنا کہ کونسا کام زیادہ بہتر رہے گا یعنی To seek what is best۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں استخارہ کی اہمیت

قرآن کریم وفرقان حمید میں ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور

اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (پارہ ۲ سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۶)

And though it is disliked by you, and it may happen that any thing may be disliked by you and that may be in your favour, and it may happen that anything may be liked by you and that may not be in your favour, and Allah knows and you do not know.

استخارہ کرنا ابنِ آدم کی خوش بختی ہے

سَعْدِ بْنِ أَبِى وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اسْتِخَارَتُهُ اللّٰهَ وَمِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللّٰهُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کی خوش بختی میں سے اللہ سے خیر طلب کرنا ہے اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا ہے اور ابن آدم کی بدبختی میں سے اللہ سے خیر مانگنے کو چھوڑ دینا ہے اور اللہ کے فیصلے سے ناراض ہونا ہے۔ (سنن ترمذی، ج ۴ ص ۴۵۵)

جو استخارہ کرے نقصان نہ اٹھائے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ، وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ، وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جو استخارہ کرے گا وہ نقصان نہ اٹھائے گا، جو مشورہ کرے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا، جو درمیانی خرچ رکھے گا وہ فقیر نہ ہوگا۔ (المعجم الاوسط، ج۶ص ۳۶۵)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہتری

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيُخَارُ لَهٗ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرے (یعنی استخارہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتری فرماتا ہے۔

(تفسیر قرطبی، ج۵ص ۹۸)

چار انعامات کے صدقے چار احسانات

بعض حکماء نے لکھا ہے:

مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ لَمْ يُمْنَعِ الْمَزِيْدَ

جسے شکر کی توفیق دی گئی وہ رزق میں اضافے سے محروم نہ رہے گا۔

وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوْبَةَ لَمْ يُمْنَعِ الْقَبُوْلَ

جسے توبہ کی توفیق دی گئی وہ قبولیت توبہ کے انعام سے محروم نہ رہے گا۔

وَمَنْ أُعْطِيَ الْاِسْتِخَارَةَ لَمْ يُمْنَعِ الْخِيَرَةَ

جسے استخارہ کی توفیق دی گئی وہ خیر سے محروم نہ رہے گا۔

وَمَنْ أُعْطِيَ الْمَشُوْرَةَ لَمْ يُمْنَعِ الصَّوَابَ

جسے مشورہ کرنا نصیب ہوا وہ درست فیصلے سے محروم نہ رہے گا۔

(احیاء العلوم الدین، مترجم، ج۱ص ۴۴۲)

استخارہ کی مختلف صورتوں کی تحقیق اور اس کے احکامات

استخارہ کی شرعی حیثیت

جیسا کہ ہم نے شروع میں پڑھا کہ استخارہ اللہ عزوجل سے خیر طلب کرنا کہلاتا ہے۔ استخارہ دَرحقیقت مشورہ طلب کرنا ہے، جس طرح انسان زندگی کے معاملات میں کام شروع کرنے سے قبل معتبر لوگوں سے مشورہ کرتا ہے، بس اسی طرح استخارہ بھی اپنے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ سے ایک مفید مشورہ طلب کرنا ہے اور جو کام مشورہ سے کیا جائے الحمدللہ اس کے اندر پچھتاوا نہیں ہوتا۔ کام کے شروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔

استخارہ صرف جائز، مباح اور مستحب کام میں کیا جاسکتا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے بہتری فرما اور (دونوں امروں میں سے) بہتر کو میرے لیئے منتخب فرما۔

حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عام ہے۔

(فیض القدیر، ج۵ ص۵۶۴)

یعنی جو بندہ بھی چاہے اس دعاء کو ہر جائز امور کے لئے پڑھ سکتا ہے۔ جو بندہ ہر جائز و مستحب کام سے قبل اس دعاء کو پڑھ لے تو دو جائز کاموں میں سے ایک کو منتخب کرنے میں مدد ملے گی اور ان شاء اللہ دل خود ہی خیر و بھلائی کی طرف مائل ہوگا اور اس کام میں برکت بھی ہوگی۔

واجب و مستحب اور حرام و مکروہ کے درمیان استخارہ نہیں ہوتا

حضور اکرم ﷺ جو دعا فرمایا کرتے تھے اس سے خاص صورت مراد ہے۔

یعنی یہ دعا صرف جائز و مباح کاموں میں پڑھی جائے کیونکہ واجب اور مستحب عمل کے درمیان استخارہ نہیں۔ (کیونکہ واجب تو لازم ہے اس میں استخارہ کی حاجت نہیں) اور نہ ہی حرام اور مکروہ کے چھوڑنے میں استخارہ ہے۔ (کیونکہ حرام کو چھوڑنا فرض اور مکروہ کو چھوڑنا لازم ہے) (فیض القدیر، ج۵ ص۵۶۴)

کن کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا؟

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: استخارہ نہ حرام کام میں ہوتا ہے۔۔۔ نہ فرض وواجب میں۔۔۔اور نہ روزمرّہ کے عادت والے کام میں۔۔۔لہٰذا نماز پڑھنے، حج کرنے، یا کھانا کھانے، پانی پینے پر استخارہ نہیں۔

(مراۃ المناجیح، باب التطوع، ج۲ ص۲۹۴)

استخارہ صرف مباح اور مستحب کے درمیان ہوتا ہے

لہٰذا جب مباح اور مستحب کاموں میں تعارض ہوجائے کہ کس کام سے ابتداء کی جائے یا کس کام پر اکتفاء کیا جائے تو ان میں استخارہ کیا جاسکتا ہے۔

(فیض القدیر، ج۵ ص۵۶۴)

کن کاموں میں استخارہ کیا جائے گا؟

نیا کاروبار۔۔۔شادی بیاہ۔۔۔مکان وغیرہ کی تعمیر کا معمولی ارادہ ہو اور تَرَدُّد ہو کہ نہ معلوم اس کام میں بھلائی ہوگی یا نہیں تو استخارہ کرے۔

(مراۃ المناجیح، باب التطوع، ملخصاً، ج۲ ص۲۹۴)

یاد رکھیں! بعض لوگ سودی قرضہ پر گاڑیاں، فلیٹ/مکانات خریدتے ہیں یہ جائز نہیں اور نہ اس کام کے لئے استخارہ کرنا جائز ہے۔

استخارہ کی ایک اہم شرط

یاد رکھیں۔۔۔! استخارہ صرف اسی کام میں کیا جائے گا جس کام کا استخارہ سے پہلے پختہ ارادہ نہ ہو۔

کیونکہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے بندے کا کسی کام کے کرنے کا پختہ ارادہ ہوتا ہے وہ صرف یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں نے درست فیصلہ کیا ہے یا نہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں۔

اسی وجہ سے وہ استخارہ کے بعد بھی وہی کرتا ہے جو اُسے کرنا ہوتا ہے، اس طرح استخارہ کا فائدہ کیا ہوا بلکہ اس عمل سے استخارہ کی اہمیت مجروح ہوتی ہے۔ لہٰذا استخارہ کرتے وقت ذہن و دماغ کو خالی کر کے استخارہ کریں اور استخارہ صرف وہی حضرات کریں جو دو جائز کاموں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا چاہیں اور کسی ایک کام کی بہتری ربّ تعالیٰ سے طلب کرنا چاہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

نیک کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا

حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفسِ فعل کے لئے استخارہ نہیں ہوسکتا ہاں تعیین وقت کے لئے کر سکتے ہیں۔ (درمختار ج اص ۶۴۲)

استخارہ کا مقصد صرف خیر اور شر کے احتمال کو دور کرنا ہے

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گروں کو ایسے کام میں استخارہ کی تعلیم ارشاد فرماتے تھے جو خیر اور شر کا احتمال رکھتا ہو۔

کیونکہ نفسِ فعل (یعنی جس کام میں خیر یا شر کا پہلو نہ ہو) اس میں استخارہ نہیں ہوتا ہے۔ (شرح مسند ابی حنیفہ، ج اص ۱۷)

استخارہ کا مقصد اُمورِ غیبیہ کا جاننا نہیں

استخارہ کا مقصد مستقبل میں ہونے والے معاملات کے بارے میں فقط یہ جاننا ہے کہ فلاں کام میرے لئے بہتر ہے یا نہیں؟

نہ کہ اُمورِ غیبیہ کو جاننے کی کوشش کی جائے کہ فلاں کام ہوگا۔۔۔؟ یا نہیں ہوگا۔۔۔؟ اور ہوگا تو کب تک ہوگا۔۔۔؟

کیونکہ یہ غیب کی باتیں ہیں جو حقیقت میں اللہ عزوجل کو معلوم ہیں اور اس کے بتانے سے انبیاء کرام علیہم السلام کو معلوم ہوتی ہیں اور انبیاء کرام کے صدقے ان کی امت کے اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کو معلوم ہوتی ہیں، غیب کی باتوں کا جواب دینا ان پیاروں کی شان ہے اور یہ کام اُن ہی کو رَوا ہے۔ جیسا کہ ''جامع اولیاء'' اور ''تذکرۃ الاولیاء'' کتب میں وضاحت موجود ہے۔

لہٰذا کسی بھی عامل/نجومی/جنات سے غیب کے متعلق سوال کرنا جائز نہیں۔

فال گو، نجومی اور جادوگر کے پاس جانے کا نقصان

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ
كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

''جس نے نجومی سے جا کر کچھ پوچھا اور پھر اس کی تصدیق بھی کر دی تو اس نے اس دین کو چھوڑ دیا جو اللہ کے محبوب احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ ﷺ لے کر تشریف لائے''۔ (مسند بزار، ج ۲، ص ۳۰ حدیث: ۳۵۷۸)

اور جو شخص یہ کہے کہ میں گمشدہ چیز کو جان لیتا ہوں، یا جن کے بتانے سے

بتادیتاہوں وہ کافر ہے۔(فتاویٰ افریقہ، ص ۱۴۰)

سب سے بڑا نقصان

معلوم ہوا غیب کا دعویٰ کرنے والا شخص اور جو ایسے شخص کی باتوں کو سچ مانے ان دونوں کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ وہ دینِ اسلام کو چھوڑنے والوں کی فہرست میں ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس آفتِ قبیحہ سے محفوظ فرمائے۔

چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو نجومی کے پاس گیا اور اس کی باتوں کو سچ نہ مانا (پھر بھی جانے کا اتنا نقصان ضرور ہوگا کہ)

لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

(مجمع الزوائد، ج ۵ ص ۲۰۲ حدیث: ۸۴۸۵)

ایک مسلمان کے لئے نیکیوں کا ضائع ہوجانا بہت بڑا نقصان ہے، کیونکہ ایک نیکی کی کتنی قدر ہے اس کا اندازہ قیامت کے دن ہوگا، پھر چالیس دن کی نمازوں کا ضائع ہوجانا بہت ہی بڑا نقصان ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے عقائد واعمال کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا ہے۔

نماز استخارہ کا وقت

استخارہ کے وقت کی کوئی قید نہیں، بلکہ فقہاءِ کرام نے فرمایا کہ استخارہ کا وقت

اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔ یعنی جب تک بندے نے حتمی فیصلہ کسی کام کے بارے میں نہیں کیا اس وقت تک استخارہ کرسکتا ہے۔

(بہارِ شریعت، ج ۱ حصہ ۴ ص ۱۸)

استخارہ رات میں کرنا افضل ہے

سیّد محمد بن علوی مالکی الحسنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: علماء کرام نے (رات کو) سونے سے پہلے استخارہ کرنے کو افضل قرار دیا ہے۔ (ابواب الفرج، ص ۲۹۳)

تین اوقات میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں

تین اوقات (۱) طلوعِ آفتاب کے بعد 20 منٹ تک۔ (۲) غروبِ آفتاب سے پہلے 20 منٹ تک۔ (۳) اور ضحوۂ کبریٰ سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک تقریباً ۴۵ منٹ ہیں۔

ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل (نمازِ استخارہ) نہ قضاء نماز یونہی سجدہ تلاوت وسجدۂ سہو بھی جائز نہیں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۲)

استخارہ کی تعلیم

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

ہمیں تمام کاموں میں استخارہ اس طرح سکھاتے ہیں، جیسے قرآن کریم کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے، آپ ارشاد فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے سوا دو رکعتیں (بطور نفل) پڑھے، پھر کہے: (یعنی نیچے دی گئی دعاء استخارہ پڑھے)

(صحیح بخاری، ج۱:ص۳۹۱، ابواب التطوع، رقم:۱۱۰۹)

استخارہ نمبر۱

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا پختہ ارادہ کر لے تو دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (وتسمیہ باسمہ) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ"

اے اللہ میں تیرے علم سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قوت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تو جانتا

ہے کہ یہ (رشتہ/ مکان/ دوکان/ کاروبار وغیرہ وغیرہ) میرے دین میں میرے معاش اور میرے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما پھر اس میں میرے لئے برکت عطا فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین میرے معاش اور میرے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بھلائی جہاں کہیں ہو میرے لئے مقدر فرما پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ (صحیح بخاری، ج۱:ص۳۹۱، ابواب التطوع، رقم:۱۱۰۹)

استخارہ کی تاکید فرمانا

مذکورہ حدیث مبارک کے تحت حضرت علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضور اکرم ﷺ استخارہ کا اہتمام فرمایا کرتے تھے اور یہ کہ استخارہ کی تاکید اور اس کی رغبت دلاتے تھے۔ (عمدۃ القاری، ج۱۱ص۳۸۲)

یہی افضل واکمل استخارہ ہے

حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

افضل و اکمل یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھے پھر وہ مشہور دعاء جو سنّت سے ثابت ہے (جو کہ ابھی گزری) وہ پڑھے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج۱۵ص۲۳۳)

نماز استخارہ میں کون سی سورتیں پڑھیں

مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ یعنی سورۂ فاتحہ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی رکعت میں

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ (پارہ۲۰، القصص ۶۸، ۶۹)

اور دوسری رکعت میں

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○

(پ۲۲، الاحزاب: ۳۶) پڑھے۔ (ردالمحتار، ج ۲ ص ۵۷۰)

دعاءِ استخارہ سے پہلے الحمدللہ اور درود شریف پڑھنا مستحب ہے

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَيُسْتَحَبُّ افْتِتَاحُ هٰذَا الدُّعَاءِ وَخَتْمُهٗ بِالْحَمْدَلَةِ وَالصَّلَاةِ

اس دعا کو شروع اور ختم کرتے وقت الحمد للہ اور درود شریف پڑھ لینا مستحب ہے (ردالمحتار، ج ۵ ص ۱۸۶)

قبلہ رو ہو کر دعاءِ استخارہ پڑھیں

استخارہ کرنے والا قبلہ رو ہو کر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں اور التجائیں کرے اور اپنی حاجات رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے۔ (ابواب الفرج، ص ۲۹۳)

دعاءِ استخارہ تین مرتبہ پڑھنا مستحب ہے

دعاءِ استخارہ کی تکرار جائز ہے، کیونکہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ دعا کو تین مرتبہ پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ (ابواب الفرج، ص ۲۹۳)

سات مرتبہ استخارہ کرنا بہتر ہے

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: "اے انس رضی اللہ عنہ! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عزوجل سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بیشک اسی میں خیر ہے۔

اور بعض مشائخ کرام رحمھم اللہ السلام سے منقول ہے کہ دعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو جائے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے۔ (ردالمحتار، ج ۲ ص ۵۷۰)

اگر استخارے کا موقع نہ ملے تو کیا کریں۔۔۔؟

حضرت عائشہ صدیقہ بنتِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے بہتری فرما اور (دونوں امروں میں سے) بہتر کو میرے لیئے منتخب فرما۔ (سنن ترمذی، ج ۵ ص ۵۳۵)

اس کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دعاء پڑھنے سے ان شاء اللہ عزوجل اس کام میں خیر و برکت ہوگی۔ (یعنی استخارہ کرنے کا

موقع نہ ملے تو یہ دعاء پڑھ لے ان شآء اللہ عزوجل خود ہی درست راہ کی طرف دل مائل ہو جائے گا اور کام میں برکت بھی ہوگی)۔

کام میں جلدی ہو تو۔۔۔!

حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

اگر کام میں جلدی ہو تو یہ دعاء کرے:

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَاجْعَلْ لِیَ الْخِیَرَۃَ

ترجمہ اے اللہ! میرے لئے بہتر فرما اور دونوں امروں میں سے بہتر کو منتخب فرما۔ اور میرے لئے افضل و بہترین کو متعین فرما۔

یا پھر یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ

ترجمہ اے اللہ! میرے لئے بہتر فرما اور (دونوں امروں میں سے) بہتر کو منتخب فرما اور میرے اختیار پر مت چھوڑ۔ (مرقاۃ المفاتیح م، ج ۳ ص ۴۷۱)

(۲) قرآنی آیتوں کے ذریعے استخارہ

تیسری صدی ہجری کے ایک بزرگ حضرت ابو یوسف سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی فارسی کی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں: سورۂ زلزال کی آخری دو آیتیں

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ

کو تین تین مرتبہ لکھیں، اب ان کی چھ پرچیاں بنا کر تہہ (Fold) کرلیں،

اب ان چھ ۶ پرچیوں کو کسی پیالے وغیرہ میں رکھ کر جائے نماز کی سیدھی جانب رکھ دیں اب دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے ادا کرے، سلام کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک پرچی اٹھا کر کسی خالی پیالے وغیرہ میں رکھ دیں ، پھر دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے ادا کرے، سلام کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک اور پرچی اٹھا کر کسی خالی پیالے وغیرہ میں رکھ دیں، پھر دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے ادا کرے، سلام کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک اور پرچی اٹھا کر کسی خالی پیالے وغیرہ میں رکھ دیں، اس طرح یہ چھ ۶ نوافل ہوگئے اور تین پرچیاں آپ نے اٹھا کر خالی پیالے میں رکھ دیں، اب اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں اور پھر دعا کے بعد پرچیاں کھول کر دیکھیں اگر دو مرتبہ (خَیْرًا یَّرَہٗ) والی آیت آئی ہے تو وہ کام اپنے حق میں بہتر سمجھے اور اگر تین مرتبہ (خَیْرًا یَّرَہٗ) والی آیت آئی ہے تو وہ کام اپنے حق میں بہترین سمجھے۔ اور اگر ایک مرتبہ خیر آیا اس کام کو نہ کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں شر زیادہ ہے اور خیر کم ہے۔

(۳) دعاء استخارہ برائے نکاح

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص شادی کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ پیغامِ نکاح کو خفیہ رکھے پھر اچھی طریقے سے وضو کرے، پھر جس قدر اللہ نے اس کے لئے لکھا ہے اس قدر نماز پڑھے، (یعنی حسبِ توفیق جتنی چاہے رکعات پڑھے) پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے اور اس کی بزرگی بیان کرے۔ پھر یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ فُلَانَةٍ (مطلوبہ مرد/عورت کا نام ذکر کریں) خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ، وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِّيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ، فَاقْضِ لِيْ ذٰلِكَ

اے اللہ عزوجل! بے شک تو قدرت والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جاننے والا ہے، لیکن میں نہیں جانتا اور تو سب سے بڑھ کر غیب کو جاننے والا ہے۔ پس اگر تیرے علم میں فلاں عورت (یا مرد) میں میرے دین و دنیا اور آخرت میں میرے لئے بہتری ہے تو اِسے تو میرے مقدر میں کردے اور اگر اس سے زیادہ کوئی اور عورت (یا مرد) میرے لئے زیادہ بہتر ہے تو اِسے تو میرا مقدر کردے۔

(صحیح ابن حبان، ج ۹ ص ۳۴۸ رقم الحدیث: ۴۰۴۰)

سفر کے استخارے کے بعد کی دعا

جب کوئی شخص تجارت کے لئے کہیں سفر پر جانے کا ارادہ کرے، یا زیارت کے لئے جانا چاہے تو دعاءِ استخارہ کے بعد یہ دعا بھی پڑھ لے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْخُرُوْجَ فِيْ وَجْهِيْ هٰذَا بِلَا ثِقَةٍ مِّنِّيْ بِغَيْرِكَ وَلَا رِجَاءٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةٍ اَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَلَا حِيْلَةٍ اَلْجَأُ اِلَيْهَا اِلَّا طَلَبَ فَضْلِكَ وَالتَّعَرُّضَ لِمَعْرُوْفِكَ وَرَحْمَتِكَ وَالسُّكُوْنَ اِلٰى حُسْنِ عِبَادَتِكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ قَدْ سَبَقَ لِيْ فِيْ

وَجْهِيْ هٰذَا مِمَّا اُحِبُّ وَاَكْرَهُ، اَللّٰهُمَّ فَاصْرِفْ عَنِّيْ بِقُدْرَتِكَ مَقَادِيْرَ كُلِّ بَلَاءٍ وَّنَفِّسْ عَنِّيْ كُلَّ كَرْبٍ وَدَاءٍ وَابْسُطْ عَلَيَّ كَنَفًا مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَلُطْفًا مِّنْ عَوْنِكَ وَحِرْزًا مِّنْ حِفْظِكَ وَجَمِيْعَ مُعَافَاتِكَ

یاالٰہی! میں (اس سفر) پر اپنے مقصد کے لئے جانا چاہتا ہوں، تیرے سوا میرا اور کوئی سہارا نہیں ہے اور نہ تیری ذات کے سوا کسی اور سے امید ہے، نہ ہی کسی طاقت پر بھروسہ ہے اور نہ ہی تیرے سوا کوئی ٹھکانا ہے کہ اس کی پناہ حاصل کروں، مگر میں تیرے فضل کا طلب گار ہوں، تجھ سے تیری رحمت اور نیکیوں کا خواستگار ہوں، میں تیری عبادت پر سکون طریقے سے کرنا چاہتا ہوں۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اس راہ میں کیا پیش آنے والا ہے اور میں کسے دوست رکھتا ہوں، اور کسے مکروہ جانتا ہوں۔

اے اللہ! اپنی رحمتِ کاملہ سے ہر بلا مجھ سے دور کردے اور ہر سختی سے رہائی بخش دے اور بیماری کو دور کردے اور مجھے اپنی رحمت کی چادر سے ڈھانپ لے اور مجھ پر اپنی مدد سے کرم فرما، مجھ کو اپنی حفاظت اور پوری طرح عافیت میں رکھ۔

(غنیۃ الطالبین، ص ۵۹۴)

یہ دعا کرنے کے بعد منزل مقصود کی جانب روانہ ہو اور یہ کہے۔

يَا رَبِّ قَضَاؤُكَ عَلٰى حَقِيْقَةٍ اَحْسَنُ اَمَلِيْ وَارْفَعْ عَنِّيْ مَا اَحْذَرُ مِمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّيْ فِيْ

دِيْنِيْ وَ اٰخِرَتِيْ اَسْئَلُكَ۔

يَارَبِّ! اَنْ تُخْلِفَنِيْ فِيْمَا خَلَفْتُ وَرَائِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ وَلَدِيْ وَقَرَابَاتِيْ بِاَحْسَنِ مَا خَلَفْتَ بِهٖ غَائِبًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَحْصِيْنِ كُلِّ عَوْرَةٍ وَّ حِفْظٍ مِّنْ كُلِّ مَضَرَّةٍ وَّ كِفَايَةِ كُلِّ مُهِمٍّ وَّصَرْفِ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّ كَمَالِ مَّا تَجْمَعُ لِّيْ بِهٖ مِنَ الرِّضَاءِ وَالسُّرُوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَارْزُقْنِيْ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ شُكْرَكَ وَذِكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ حَتّٰى تَرْضٰى عَنِّيْ وَ تُدْخِلَنِيْ جَنَّتَكَ بِرَحْمَتِكَ بَعْدَ الرِّضٰى يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے اللہ! تیرا حکم مجھ پر ثابت ہے تو میری امید کو نیک کر دے اور جو چیز مجھے خوف دلانے کا باعث ہو وہ مجھ سے دور رکھ، جو چیز میرے لئے بہتر جانتا ہے اسے میرے دین اور آخرت کے لئے نیک اور آسان بنا۔

اے اللہ! میں اس بات کی درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اہل، فرزندوں اور اقرباء وغیرہ سے جو میں نے اپنے پیچھے چھوڑ دیئے، ان کا تو خلیفہ بنے اور تو اچھا خلیفہ ہے۔ سب سے بہتر خلافت کرنے والا ہے، ہر مسافر اور مومن جو غائب ہے اس کا تو ہی محافظ ہے، تو ہر چیز کی نگہبانی کرتا ہے تو ہی ہر ضرر اور نقصان سے بچانے والا ہے، تو ہر رنج و غم کو دور کرتا ہے۔

دنیا و آخرت میں اپنی رضا اور خوشی سے میری دل جوئی فرما، اپنی یاد اور اپنا

شکر نصیب کر اپنی عبادت اور نیکی سکھا، مجھ سے راضی ہو اور مجھے بہشت میں داخل کر، تو تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحیم ہے۔ (غُنیۃ الطالبین، ص ۵۹۵)

(۴) مشکلات سے نجات کے لئے استخارہ

کسی بھی قسم کی مشکل سے نجات کے لئے سونے سے قبل چھ رکعت نمازِ استخارہ ایک سلام سے پڑھے، پھر کسی کے بات چیت نہ کرے اور علیحدہ مقام ہو جہاں کسی مرد و عورت کا گزر نہ ہو یعنی وہاں کوئی نہ آنے پائے اور اس عمل کے لئے ضروری ہے کہ بدھ کو روزہ رکھے اور جمعرات سے عمل شروع کرے۔

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (سورۂ والشمس) دوسری رکعت میں (سورۂ واللیل) تیسری رکعت میں (سورۂ والضحیٰ) چوتھی رکعت میں (سورۂ الم نشرح) پانچویں رکعت میں (سورۂ والتین) اور چھٹی رکعت میں (سورۂ قدر) ہر رکعت میں ہر سورت ۷ سات مرتبہ پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو حق تعالیٰ کی تحمید میں مشغول ہو اور درود شریف پڑھے اور یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّرَبَّ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَاِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَرَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَ الزَّبُوْرِ وَ الْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِي اللَّيْلَةِ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ

اے اللہ! اے محمد ﷺ کے رب! اور اے ابراہیم، موسیٰ، اسحٰق، یعقوب علیہم السلام کے رب! اور اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام کے

رب! اور اے تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ کریم کو نازل فرمانے والے! مجھے آج کی رات میرے خواب میں دکھادے جو تیرے علم میں (میرے لئے) زیادہ بہتر ہے۔

اگر پہلی رات میں مراد حاصل نہ ہو تو سات راتوں تک کریں، ضرور مطلع کیا جائے گا۔ (جواہر خمسہ، ص ۶۲، ۶۳)

استخارہ کے بعد اس پر عمل کا حکم

امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ امام نووری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے دو باتیں نقل فرماتے ہیں: جن کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) استخارہ کرنے کے بعد جس طرف اس کا دل مائل ہوا سے اختیار کرے

(۲) اگر استخارہ سے پہلے جس طرف دل شدید مائل تھا، (یعنی اپنی ذاتی خواہش تھی کہ فلاں کام کرنا ہے) اگر اسی طرف استخارہ کے بعد دل مائل ہو تو بہتر یہی ہے کہ اب اُسے اختیار نہ کرے۔ (فتح الباری، ج ۱۱ ص ۱۸۷)

(۵) پانی سے استخارہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

قبلہ رخ بیٹھ کر ایک پانی سے بھرے طشت/تھال کو اپنے سامنے رکھیں، اور کسی چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے پر اس آیت کو لکھ کر پانی کے درمیان میں مطلوبہ استخارے کی نیت سے کاغذ کو سیدھا یعنی بغیر فولڈ کئے اس طرح ڈالیں کہ آیت اوپر نظر آئے۔

اب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک کاغذ کسی کنارے پر نہ لگ جائے، اگر کاغذ سیدھے کنارے لگے تو کام کی

بہتری کا اشارہ ہے، اگر قبلہ رخ جائے تو بھی بہتری کی علامت ہے مگر صبر واستقلال کے ساتھ کوشش جاری رکھنی ہوگی، اگر الٹی طرف جائے تو نہ کرنا بہتر ہوگا اور اگر اپنی طرف آئے تو بہت جلد کام پورا ہوگا۔

نوٹ: استخارے سے قبل تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر بالخصوص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمین کو ایصال ثواب کردیں اور کتاب کے آخر میں دی گئیں دعاءِ خیر پڑھ لیں۔ (شمع شبستانِ رضا)

(۶) اسم مبارک "بَدِيعُ" سے استخارہ

يَا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ

کوئی غم یا مصیبت یا کوئی مہم درپیش ہو تو بارہ (۱۲) روز تک سوتے وقت ۱۲۰۰ سو مرتبہ مذکورہ تسبیح پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں تمام مقاصد میں کامیابی ہوگی۔ اگر استخارہ کرنا مقصود ہو تو سو جائے خواب میں صحیح بات معلوم ہو جائے گی۔ (مجموعۂ وظائف)

(۷) اسم مبارک "رَشِيدُ" سے استخارہ

يَا رَشِيدُ

اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو یا کسی معاملہ میں فیصلہ نہ کرسکتا ہو (تو اس طرح استخارہ کرے) مغرب کی نماز کے بعد دس (۱۰) تسبیح یعنی ایک ہزار مرتبہ اس اسم مبارک کا وِرد کریں، ان شاء اللہ گم شدہ چیز مل جائے گی اور قوت فیصلہ پیدا ہوگی۔

(مجموعۂ وظائف)

(۸) روزانہ کا استخارہ

یہ طریقہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خصوصی عطیہ ہے۔

عشاء کی نماز کے بعد مدینہ منورہ کو منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر ۹ مرتبہ یہ درود پڑھیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

پھر بستر پر لیٹ کر ایک سو سات ۱۰۷ مرتبہ یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى اِخْتِيَارِيْ

اگر اس تعداد میں دشواری ہو تو کم از کم درود شریف تین تین مرتبہ اور دعا سات مرتبہ پڑھ لیں۔

اس استخارہ کا فائدہ یہ ہوگا کہ روز مرّہ میں پیش آنے والے معاملات کے خیر اور شر کا اشارہ ملتا رہے گا۔ مگر قبل از وقت اشارہ ملنے پر کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ مجھے استخارہ کے ذریعے معلوم ہو چکا ہے۔ (شمع شبستانِ رضا)

چونکہ استخارے کا جواب یا تو خواب میں مشاہدہ کروا کر دیا جاتا ہے یا پھر کم از کم خیر و شر سے مُطّلع کر دیا جاتا ہے، لہٰذا اسی ضمن میں بعض بزرگوں نے ایک مسئلہ کا حل لکھا ہے جس کا تعلق استخارہ سے تو نہیں مگر مشاہدہ سے ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے:

مُردوں کو خواب میں دیکھنے کے لئے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مردوں میں

سے کسی کو خواب میں دیکھنا چاہے تو وتر کے بعد چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر تلاوت کرے اور اپنے بستر پر یہ کلمات پڑھتا ہوا سو جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فُلَانًا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِيْ هُوَ عَلَيْهَا

فُلاں کی جگہ اس کا نام لے چنانچہ اس مردے کو خواب میں ان شاء اللہ عزوجل دیکھے گا۔ (جواہر خمسہ، ص ۶۳)

ہر جائز کام شروع کرتے وقت خیر و بھلائی کی دعائیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ

اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر۔ اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر۔ (احیاء علوم الدین ص ۶۳۵)

استخارہ کرنے والا شخص دعاءِ مذکورہ کے ساتھ۔۔۔

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ

یہ دعا بھی کثرت سے پڑھتا رہے۔ (ابواب الفرج، ۲۹۲)

دین، دینا، آخرت کی بھلائی طلب کرنے کے لئے اس دعا کو پڑھتے رہیے۔

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي

وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ
الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ

”اے اللہ! میرے دین کو درست کردے جو میرے معاملے کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست کردے جس سے میری روزی ہے اور میری آخرت کو درست کردے جس میں میرا تیری طرف لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں میری زیادتی کا سبب بنا اور میری وفات کو ہر شر سے میرے لئے راحت بنادے“۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۴۸۹۷)

آخر میں ہم دعا کرتے کہ یا ربَّ المصطفیٰ بطفیلِ مصطفیٰ ﷺ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما اور ہمارے لئے اور ہر پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لئے اس کتاب کو ذریعہ نجات بنا۔

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

(آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمین)

اختتام کتاب: بروز جمعرات، ۶ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ، مورخہ بمطابق ۹ مئی ۲۰۱۱ء۔

المفتقر الی رحمۃ اللہ الباری
محمد راشد القادری العطاری